بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۵ تبلیغ ۱۳۲۷ھ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ | ۱۵ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ ماہ تبلیغ۔ آج صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کراچی میل کے ذریعہ لاہور سے سندھ تشریف لے گئے حضور کے ہمراہ حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا اور سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول اور سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم رابع اور حضور کی بعض صاحبزادیاں بھی تشریف لے گئی ہیں۔ اس کے علاوہ میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ساتھ ہیں۔ سندھ میں حضور کا پتہ تا اطلاع ثانی یہ ہوگا۔

ناصر آباد اسٹیٹ۔ ڈاکخانہ کنجیجی جے۔ آر
ضلع تھرپارکر سندھ

پاکستان میں جمہوریت کی بنیاد خالص اسلامی اصولوں پر رکھی جائیگی

قائد اعظم

قبائلی سرداروں کو سالانہ انعام

سبی (بلوچستان) ۱۴ فروری۔ سبی میں شاہی دربار کے موقعہ پر حکومت پاکستان نے قبائلی سرداروں کو پندرہ ہزار روپیہ بطور انکے سالانہ انعام کے دیا ا۔پ

پاکستان میں جمہوریت کی بنیاد خالص اسلامی اصولوں پر رکھی جائیگی

بلوچستان میں دستوری اصلاحات کا نفاذ

سبی دربار میں قائد اعظم کا اہم اعلان

سبی (بلوچستان) ۱۴ فروری۔ سبی دربار میں تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے اعلان فرمایا کہ ہماری فلاح و بہبودی کا راز ان سنہری اصولوں پر عمل کرنے میں ہے جو ہمارے رب سب سے بڑے شارع پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمارے لئے تجویز کئے ہیں ہمیں چاہیئے کہ اپنی جمہوریت کی بنیاد صحیح اسلامی نصب العین اور خالص اسلامی اصولوں پر رکھیں۔ ہمارے خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے۔ کہ حکومتی امور میں ہمارے فیصلے باہمی تبادلہ خیال اور مشورے سے ہونے چاہئیں۔

قائد اعظم نے تقریر کے دوران میں بلوچستان کے لئے نئی دستوری اصلاحات کے نفاذ کا اعلان فرمایا۔ اصلاحات کی نئی سکیم کے مطابق گورنر جنرل کی ایک مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ کونسل کے دائرہ اختیارات میں یہ بھی شامل ہوگا۔ کہ وہ صوبے کے سالانہ بجٹ کا تفصیلی جائزہ لے۔ اور گورنر جنرل کی خدمت میں اپنی سفارشات پیش کرے۔ قائد اعظم نے ان دستوری اور قانونی مشکلات پر بھی روشنی ڈالی۔ جو اس وقت کامل ذمہ دار حکومت کے قیام میں حائل ہیں۔ اور بتایا کہ اس عبوری عرصہ کے لئے کہ جب تک پاکستان کا اصل آئین مرتب نہیں ہو جاتا سردست بعض ضروری اصلاحات نافذ کی جا رہی ہیں (باقی صہ کالم ۲)

صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی آمد

کراچی ۱۲ فروری۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے بنگالی مجاہد امریکہ آج بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہونچ گئے ہیں۔

جوناگڑھ میں استصواب رائے عامہ

نئی دہلی ۱۳ فروری معلوم ہوا ہے کہ جوناگڑھ میں بابری واد، منگرول، مانوداد، بنتوا اور سردار گڑھ کے شمول کے سوال پر ۱۲ فروری سے استصواب رائے شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے یہ رائے شماری ۲۰ فروری تک جاری رہے گی۔ استصواب رائے اس سوال پر ہو رہا ہے کہ آیا عوام ہندوستان کے ساتھ الحاق کے خواہشمند ہیں یا پاکستان کے ساتھ۔ غالباً ۲۳۔ ۲۴ فروری تک نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

لاہور چھاؤنی سے قیمتی مشینری کی چوری

لاہور ۱۳ فروری۔ پاکستان ٹائمز کے سٹاف رپورٹر کی اطلاع ہے کہ لاہور پولیس نے ہفتہ کے روز قیمتی مشینری چرانے کے الزام میں چار اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ جن میں سردار بہادر صوبیدار میجر خیر دین او۔ بی۔ ای بھی شامل ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ گنگا ہری میٹل پروڈکشن نامی فیکٹری اپنی قسم کی پاکستان میں ایک ہی فیکٹری تھی۔ مشینری کی قیمت کا اندازہ ۱۴ لاکھ روپیہ بتایا جاتا ہے۔

جگن ناتھ مندر میں ہری جنوں کو داخلہ کی اجازت نہ دی گئی۔

کٹک ۱۳ فروری۔ گاندھی جی کے پھول تیرانے کے دن توقع کی جا رہی تھی کہ جگن ناتھ مندر کے دروازے ہریجنوں کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ مگر مندر کے پجاریوں کی مخالفت سے ایسا نہ ہو سکا۔ اس موقعہ پر مہنتوں نے ایک اشتہار میں بیان کیا۔ کہ جگن ناتھ مندر کے سپرنٹنڈنٹ اور مٹھوں کے مہنتوں کی میٹنگ میں مہاراجہ کے محل میں اجلاس ہوا۔ اور مذہبی اور جمہوری نقطہ نگاہ سے اس مسئلہ پر غور کر کے یہی فیصلہ ہوا۔ کہ اس مسئلہ کا مذہبی علماء ہی جو مذہب کو جانتے اور اس سے محبت کرتے ہیں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جب تک فیصلہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہری جنوں کو مندر میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مسٹر ہری کرشن مہتاب وزیر اعظم اڑیسہ نے ہری جنوں سے معذرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کوئی نمائندہ حکومت عوام کی آواز سے اغماض کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ اور ان تمام کے چند مذہبی لوگوں کو زیادہ دیر نہیں رکھا جائے گا۔ ترغیب و تحریص ختم ہو چکی۔ اب قانون کا استعمال کیا جائے گا۔ اور بہت جلد مندر کا سارا انتظام حکومت خود اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ ا۔پ

کشمیر کے معاملہ میں ہندوستان کا رویہ تنگ نظری پر مبنی ہے۔

ہندوستانی وفد کی ہٹ دھرمی اور اس کا لازمی نتیجہ

لیک سکیس ۱۴ فروری۔ اسٹار کے نامہ نگار خصوصی مقیم لیک سکیس نے لکھا ہے کہ امن کونسل میں مسئلہ کشمیر کے معرض التوا میں پڑ جانے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا امن کونسل کی قسمت میں ایک اور ناکامی سے دوچار ہونا لکھا ہے۔ یہاں کے مبصرین کا عام خیال یہی ہے۔ کہ اگر کشمیر کے مسئلہ کو امن کونسل ... حل کرانا ہے۔ تو ہندوستان کو چاہیئے۔ کہ مسٹر آئنگر کو ایسے اختیارات دے کر واپس بھیجے جن کو استعمال میں لا کر وہ ہندوستانی مطالبات میں حسب ضرورت ایسی تبدیلی کر سکیں جو قرین مصلحت ہو۔ یہ پالیسی کہ مقدمہ ... واپس آ ... ہے مناسب نہیں معلوم ہوتی۔

ہندوستانی وفد یہاں اس خیال سے آیا تھا کہ قانونی لحاظ سے اس کا مقدمہ مضبوط ہے۔ ممبران امن کونسل کی نگاہ میں یہ خیال تنگ نظری پر مبنی ہے۔ اور معاملہ کو سلجھانے کی بجائے اور زیادہ الجھانے والا ہے۔ ہندوستان کے اس دعوے کا کہ کشمیر کا باضابطہ طریق سے انڈین یونین میں شامل ہوا ہے۔ کچھ اثر ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطالبہ کہ پاکستان قبائلی حملہ آوروں کو آنے سے روکے تا ہندوستانی فوج وہاں امن قائم کر سکے۔ کوئی وزن نہیں رکھتا۔ لہذا امن کونسل ابتدائی مرحلے میں اس کو رد کر چکی ہے۔

باقی صہ کالم ۱

تقسیم فلسطین کی سکیم ناقابل عمل ثابت ہو کر خود بخود ختم ہو جائے گی

لنڈن ۱۳ فروری۔ غیر سرکاری حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اگر عرب لیڈر عقلمندی سے کام نکالتے رہے۔ اور اردن نے عربی ریاستوں میں پھوٹ نہ ڈالدی۔ تو تقسیم فلسطین ناقابل عمل ہونے کی وجہ سے خود بخود ختم ہو جائے گی۔

ہندوستان اور پاکستان کی طرف ڈیلیگیشن

کراچی ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ برٹش پارلیمنٹ ڈیلیگیشن بسر کردگی سر ... ہندوستان اور پاکستان کی طرف آ رہا ہے۔ یہ ڈیلیگیشن ۱۵ فروری کو بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے کراچی پہونچے گا۔ ا۔پ

سرینگر ۱۳ فروری۔ کشمیر کے مشہور شاعر نامہ مہجور کو گرفتار کر لیا گیا۔ (دگا۔پ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ آنرز ... نے ... پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ... میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

بکری ٹیکس میں اضافہ پر نکتہ چینی

کراچی ۱۳ فروری - حالیہ قائم شدہ کراچی کے ایسوسی ایشن کے سکرٹری مسٹر ایس ایم توفیق نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے سندھ میں بکری ٹیکس میں اضافہ پر سخت نکتہ چینی کی۔ انہوں نے کہا کہ بکری ٹیکس میں اضافہ کی وجہ سے نہ صرف تاجروں اور عوام میں غیر اطمینانی پھیلے گی بلکہ اس کی وجہ سے بکری پر بڑا اثر پڑے گا - اس وقت جو تاجر کراچی آئے ہیں وہ اس ٹیکس کی وجہ سے بمبئی یا دہلی چلے جائیں گے۔ (استار)

کراچی میں تعلیم کی نئے سرے سے تنظیم

کراچی ۱۳ فروری - پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن سندھ کے وزیر تعلیم سے جلدی ہی کراچی میں تعلیم کو نئے سرے منظم کرنے کے لئے بات چیت کریں گے - چونکہ سندھ سے ہندوؤں کے چلے جانے کی وجہ قریب قریب غیر منظم ہو گئی ہے - کراچی میں قریباً قریب ۸۰ سکول بند ہو چکے ہیں اور ہندوؤں کے بند و بست شدہ کالج بہت ہی مختصر عملہ سے کام لے رہے ہیں اور اس کے خلاف سنٹرل گورنمنٹ نے اب تک ۸ اسکول سنٹرل گورنمنٹ ملازمین کے بچوں کے لئے کھولے ہیں - یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس ہونے والی بات چیت میں اس مصلحت کے اوپر غور کیا جائے گا کہ ویران اسکولوں کو پھر آباد کیا جائے۔ تاکہ زیادہ اسکولوں کی ضرورت پوری ہو سکے - جب دونوں وزراء آپس میں ملاقات کریں گے - تو کراچی میں سنٹرل کالج کے قیام کا بھی تبادلہ خیال ہو سکے گا - تاکہ ان طالب علموں کی زیادہ تعلیم کا بند و بست ہو سکے - جو اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر آ گئے ہیں - اسی دوران میں مرکزی حکومت نے اپنے ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک اور اسکول کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ (استار)

پاکستان اور آسٹریلیا کے مابین تجارت

ملبورن ۱۳ فروری دولت مشترکہ کی اقتصادی پالیسی کی بنیاد پاکستان اور آسٹریلیا کے مابین زیادہ تجارت پر قائم کی گئی ہے - یہ خیال ہے کہ دو سال کے اندر پاکستان آسٹریلیا کو اس کی ضرورت مطابق جوٹ اور تیل کے بیجوں کی بہت بڑی مقدار مہیا کر دیا کریگا - اس کے بدلے میں آسٹریلیا اونی سامان اور صنعتی مشینیں مہیا کیا کرے گا۔ (استار)

— کراچی ۱۳ فروری حکومت پاکستان نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک پے کمیشن مقرر کیا۔ یہ جو درجہ اول دوئم کے افسروں سول سروس تمام کے ماتحت کرنیوالے سیکرٹریٹ ملاموں اور ریلوے ملازموں کے بارہ میں اپنی رپورٹ پیش کریگا۔ حکومت محسوس کرتی ہے کہ تنخواہوں کا انتظام سرٹیفکیٹ اصولوں پر مبنی ہو —— (ا - پ)

سورت میں ۲۸ گرفتار شدہ مسلمانوں کو رہا کر دیا گیا

سورت ۱۴ فروری - برٹروچ ڈسٹرکٹ کے مختلف علاقوں سے جن ۲۸ اشخاص کو اس شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا کہ وہ مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ آج انہیں رہا کر دیا گیا - انہوں نے حکام کو اس بات کا یقین دلایا کہ ان کا نیشنل گارڈز سے کوئی تعلق نہیں ہے - نیز وعدہ کیا کہ وہ آئندہ بھی اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے - تمام ڈسٹرکٹ سے قریباً ایک سو سے زائد اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا تھا - اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - کہ مختلف علاقوں میں مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی تنظیم کو ختم کیا جا رہا ہے۔ (ا - پ)

امن کونسل میں پاکستان کیخلاف مزید شکایات پیش کرنا مصلحت کے خلاف ہے

ڈومینین پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کی تصریحات

نئی دہلی ۱۴ فروری - انڈین یونین کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ڈومینین پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ حکومت ہندوستان نے اس بات کو ضروری نہیں سمجھا ہے کہ وہ امن کونسل میں دوسرے تنازعات کے بارے میں بھی پاکستان کے خلاف جوابی طور پر شکایات پیش کرے - لیکن اگر اس کی ضرورت پیش آئی تو اس سے گریز نہیں کیا جائے گا۔

گیانی گورمکھ سنگھ مسافر نے سوال کیا کہ کیا امن کونسل میں گئے ہوئے ہندوستانی نمائندوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پاکستان میں ہندوؤں اور سکھوں کے قتل عام کے خلاف شکایت پیش کریں۔ اور کیا اس بات کے پیش نظر کہ امن کونسل تمام اختلافات کے بارے میں تحقیقات کریگی - یہ قرین مصلحت نہیں ہے کہ ہم بھی باضابطہ طریق پر جواباً پاکستان کے خلاف اس قسم کے الزامات لگائیں اور امن کونسل کے سامنے پیش کریں؟

وزیر اعظم نے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند نے اپنے نمائندوں کو نئی شکایات پیش کرنے کی ہدایت نہیں کی ہے - ہماری اصل شکایات تو صرف کشمیر کے معاملات سے متعلق تھی - اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے پاکستانی نمائندے نے بہت سی غیر ضروری باتوں کا بھی ذکر کیا ہے اور ہندوستان کے خلاف بہت سنگین قسم کے الزامات بالکل بے بنیاد ہیں اور بہتوں کو ان اصل واقعات سے علیحدہ کر کے اس مقصد سے پیش کیا گیا ہے تا امن کونسل پر ہندوستان کے خلاف اثر پھیلایا جا سکے۔ (نامکمل) (ا - پ)

مغربی پنجاب میں شراب کی کلی ممانعت

سول ملٹری گزٹ کی اطلاع ہے کہ واقفکار مبصروں کا اندازہ ہے کہ عنقریب مغربی پنجاب میں تمام پبلک جگہوں میں ہر قسم کی شراب کلی طور پر ممنوع قرار دے دی جائے گی - پاکستان کے قیام کے دن سے ممانعت کا سوال حکومت مغربی پنجاب کی توجہ کھینچ رہا ہے - مندرجہ ذیل مختلف حل زیر غور رہے ہیں - اول کلی ممانعت جس سے حکومت کو ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ترک کرنی پڑے گی - دوئم تجربتہً چند اضلاع میں ممانعت کا نفاذ - سوئم شراب کی دوکانوں میں تخفیف - چہارم ایکسائز ڈیوٹی کو اتنا بڑھا دیا جائے کہ ناقابل برداشت قیمت پر دستیاب ہو سکے - پنجم تمام پبلک جگہوں میں کلی ممانعت جس میں ہوٹل - ریسٹورنٹ اور کلبیں بھی شامل ہیں - مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ کلی ممانعت کو مقصد قرار دے کر پہلے پبلک جگہوں میں شراب کلی طور پر ممنوع قرار دے دی جائے گی۔

مردان میں شکر سازی کا نیا کارخانہ

پشاور ۱۳ فروری صوبہ سرحد کے گورنر سر جارج کننگھم اور وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان آج بعد دوپہر کراچی سے پشاور واپس آ گئے ہیں - جہاں انہوں نے قائد اعظم محمد علی جناح سے ضروری گفت و شنید کی - صوبہ سرحد کے وزیر اعظم نے ہوائی جہاز کے اڈہ پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ آپ نے مردان میں نیا شکر سازی کا کارخانہ شروع کرنے کے لئے روپیہ اور سامان کا انتظام کر لیا ہے - وزیر اعظم نے مزید کہا کہ پاکستان کی مرکزی حکومت نے پچیس لاکھ روپیہ اس نئے کام کے لئے دینا منظور کر لیا ہے

فلسطین کیلئے غیر ملکی رضاکار

لندن ۱۳ فروری - معلوم ہوا ہے کہ لندن میں فلسطینی عربوں کے سیاسی مشن کے رئیس عز الدین بے شعوہ کو منتظمہ علیا اور عرب لیگ سے مشورہ کے لئے مشرق وسطیٰ بلایا گیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ وہ جن موضوعات پر گفت و شنید کریں گے - ان میں فلسطین میں غیر ملکی رضاکاروں سے کام لینے کا موضوع بھی شامل ہے - (استار)

انتخابی بورڈ کا قیام

لاہور ۱۴ فروری کارپوریشن مسلم لیگ پارٹی نے وارڈ ۲۷ (شہری) کے ضمنی انتخاب کے لئے امیدواروں کی نامزدگی کے لئے مندرجہ ذیل ممبروں کا ایک بورڈ بنایا ہے - امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ بدھوار ۱۷ فروری کو ۳ بجے تک اپنی درخواستیں ٹاؤن ہال لاہور میں میرے دفتر میں پہنچا دیں۔

۱ - میاں عبدالعزیز - میئر - چیئرمین
۲ - میاں امیر الدین
۳ - ملک شوکت علی
۴ - مسٹر گل محمد بٹ
۵ - مشتاق احمد (ناظم) (ا - پ)

ناجائز اسلحہ کی برآمد

امرتسر ۱۳ فروری امرتسر پولیس نے جوگندر سنگھ نامی ایک شخص کو گرفتار کیا ہے - اس کے قبضہ سے کئی پستول - کارتوس اور ایک ہتھکڑی ملی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس نے ریوالور اور برین گنیں بنانے کا سامان بھی ایک جگہ سے برآمد کیا ہے۔

تبت نے غیر ملکی سفیر رکھنے سے انکار کر دیا

لنڈن ۱۳ فروری - نیویارک ریڈیو براڈکاسٹ کی خبر ہے کہ آمدہ چند سالوں میں جنگ کے خوف سے حکومت تبت نے تمام حکومتوں کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ کم از کم ۱۹۵۰ء تک کسی غیر ملکی کو اپنے ملک میں دیکھنا نہیں چاہتے (رگلوب)

لاہور ہائیکورٹ میں تبدیلیاں

کراچی ۱۴ فروری - جسٹس ایس ایل سیں کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے جسٹس محمد شریف کو لاہور ہائیکورٹ کا مستقل جج مقرر کر دیا گیا ہے اور جسٹس محمد شریف کی جگہ جسٹس ایس - اے رحمن ایڈیشنل جج مقرر ہوئے ہیں۔ (ا - پ)

پاکستانی ہائی کمشنر کا صحافتی مشیر

کراچی ۱۴ فروری - پاکستان ہائی کمشنر مقیم نئی دہلی کے دفتر میں مسٹر شریف الحسن کو صحافتی مشیر کے عہدے پر مقرر کیا گیا ہے (ا - پ)

جلسۂ خواتین

بروز اتوار ۱۵ فروری ٹھیک ۳ بجے لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام رتن باغ میں جلسہ ہوگا۔ بہنیں وقت مقررہ پہنچنے کی کوشش کریں (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۴۸ء

انسداد رشوت ستانی

کراچی سے ۱۳ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ رشوت کی روک تھام کے لئے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے۔ جو آج یعنی ۱۴ فروری سے نافذ العمل ہو گیا ہے۔ اس غرض کے لئے مرکز اور صوبوں میں سپیشل پولیس مقرر کر دی گئی ہے۔ اس آرڈیننس کا مقصد ہے کہ ملک کے سرکاری محکموں کو رشوت کی لعنت سے پاک کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے راشی اور مرتشی دونوں کو سزا دی جائے۔ معلوم ہو گا۔ کہ رشوت ستانی کے انسداد کے لئے رائج الوقت قانون میں بھی دفعات موجود ہیں۔ اور راشی اور مرتشی دونوں کے لئے سخت سزا مقرر ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ روز بروز پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اور دست غیب کی آمدنی کی مرغوبیت کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتی۔ بلکہ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق زیادہ ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔

اختیارات کو فروخت کرنے کا مرض بہت پرانا ہے اور قدیم سے لوگ اس میں مبتلا چلے آتے ہیں۔ دراصل یہ جرم حرص مال و دولت کی پیداوار ہے۔ اور اس کا تعلق زیادہ تر انسان کی بنیادی اور فطری کمزوریوں کے ساتھ ہے۔ اور جب تک انسانی سوسائٹی تہذیب نفس میں ترقی نہ کرے اس وقت تک اس کا پورا پورا انسداد ہونا ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جس قوم کا اخلاقی معیار پست ہو جاتا ہے۔ اس قوم میں یہ مرض خطرناک طور پر بڑھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے بعض انسانوں کو یہ ملک و قوم سے غداری کرنے تک لے جاتا ہے۔ اس لئے یہ جرم چوری اور دوسرے اخلاقی جرائم سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ہے اور حکومت اس جرم کی روک تھام کے لئے جس قدر بھی سخت سے سخت اقدام کرے وہ حق بجانب ہے۔ چوری یا ڈاکہ زنی سے تو ایک چور یا ڈاکو صرف سوسائٹی کو محدود ضرر پہنچا سکتا ہے۔ لیکن ایک عادی رشوت خور کسی وقت تمام ملک کا بیڑا غرق کر سکتا ہے۔ یہ بڑے بڑے غدار جو دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سب اس مرض کے لاعلاج حد تک مریض ہوتے ہیں۔ رشوت ستانی کی بد عادت ہی بڑھ کر قوم فروشی اور ملک فروشی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

اگرچہ مختلف حالات میں رشوت خوری کی ظاہری ہیئت بھی بدلتی رہتی ہے لیکن سب کی جڑ مال و دولت کا ناجائز اکتساب ہی ہے۔ اور یہ حرص کا جذبہ بعض وقت تو اچھے بھلے آدمی کو بھی اندھا کر دیتا ہے اور خود اس کے نفس کو دھوکہ دے جاتا ہے۔ اور آدمی بعض ایسے فوائد کو بے لوث سمجھ لیتا ہے جو دراصل ہوتے تو رشوت کی قسم کے ہیں۔ مگر لینے والا اس کو تحفہ یا اپنا حق سمجھتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک عامل کا واقعہ ہے۔ کہ اس نے بعض تحائف کو اپنی ذاتی ملکیت سمجھ لیا تھا۔ جس پر رسول کریم نے فرمایا۔ کہ یہ تحفے گھر بیٹھے ہوئے کیوں نہ آ گئے۔ لوگوں نے یہ اس لئے دیئے ہیں۔ کہ تم اس عہدہ پر فائض تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو کوئی تحفہ کس طرح ملتا۔ ہمارے ملک میں اس قسم کی رشوت بھی بہت عام ہے۔ اور اس کو رشوت نہیں سمجھا جاتا۔ سرکاری ملازمین عموماً تحائف اور ڈالیاں وصول کرنے کے عادی ہیں یقیناً یہ صریح رشوت ہے۔ اور اس کا تدارک بھی نہایت ضروری ہے۔

زمین کہاں گئی

مغربی پنجاب میں اٹھارہ لاکھ تہتر ہزار ایکڑ زمین کی چوری کے عنوان سے خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ کے اعلان کے مطابق وہ زمینیں جس کے مالک اور کاشتکار غیر مسلم تھے اڑتالیس لاکھ ایکڑ سے کم نہیں اور جو لوگ اراضی پر آباد کئے جا چکے ہیں ان کی تعداد وزیر مہاجرین کے بیان کے مطابق انتیس لاکھ ستائیس ہزار ہے۔ اگر فی کس ایک ایکڑ زمین کا حساب لگایا جائے تو ابھی اٹھارہ لاکھ تہتر ہزار ایکڑ زمین باقی ہونی چاہیئے تھی۔ مگر نامعلوم یہ زمین کہاں گئی۔ کہ مہاجرین کو دوسرے صوبوں میں بھیجا جا رہا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ یہ نتیجہ درست ہے یا غلط۔ ممکن ہے ابھی اٹھارہ ہزار تہتر لاکھ ایکڑ زمین کی چوری کرنے والے بعض خویش پرور ناعاقبت اندیش لوگ ہی ہوں۔ مگر ایک حصہ مہاجرین کا بھی ایسا ہے۔ جنہوں نے غلط طریق سے بہت زیادہ زمین حاصل کر لی ہے جس کا انہیں حق نہ پہنچتا تھا۔ مثلاً جس کنبہ کے پانچ آدمی تھے۔ انہوں نے اپنی تعداد دس لکھا کر پانچ ایکڑ زائد زمین لے لی اگر باپ نے سرگودہا میں زمین لی تو بیٹے نے شیخوپورہ میں اسی قدر زمین حاصل کر لی۔ بلکہ یہاں تک سنا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے تو اپنے کارندوں کو بھی خاندان کے افراد ظاہر کرتے ہوئے زمین حاصل کی۔

پس ہو سکتا ہے کہ خویش پروری کا نظریہ بھی زمین کی کمی کا ایک باعث ہو مگر کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اتنے بڑے عذاب کے بعد بھی مسلمان کہلانے والوں کے دل میں خوف خدا پیدا نہیں ہوا۔ اور بہت سے لوگوں نے غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے اپنے بھائیوں کے حقوق پر چھاپہ مارا ہے۔ حالانکہ جن مہاجرین کے مثیل ہونے کے وہ دعویدار ہیں۔ ان کی تو یہ حالت تھی۔ کہ جب حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کو ان کے انصاری بھائی نے اپنی جائداد کا حصہ دینا چاہا تو آپ نے فرمایا مجھے صرف بازار کا رستہ دکھا دیں۔

پس وہ لوگ جن کی زبانیں اپنے آپ کو مہاجر صحابہؓ کا مثیل قرار دیتے ہوئے بند نہیں ہوتیں۔ کیا وہ اس حقیقی مثل سے نصیحت حاصل نہ کریں گے۔ اور کیا ابھی تک ان کے لئے وہ وقت نہیں آیا۔ کہ اپنے قلوب میں تبدیلی پیدا کریں؟

قافلے اپنے وطن والے!

(از مکرم جناب عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے)

شب ظلمت کے ہنگاموں میں ہیں دار و رسن والے
ذرا آواز دو بیدار ہو جائیں چمن والے
نئی شمعوں کی آمد ہے چمن میں انجمن والو!
بدل دو وہ فسانے کوہ والے کوہ کن والے
تمنا رہبری کی ہے۔ تو پھر اے کارواں والو
انہی رستوں پہ جاؤ جو ہیں رستے راہزن والے
خوشا وہ چند گھڑیاں نکہت صبح وطن والی
خوشا وہ چند لمحے صحبت شام وطن والے
ابھی رہنے دو روشن کچھ چراغ راہ منزل پر
ابھی کچھ آ رہے ہیں قافلے اپنے وطن والے
شناسائی یہ ہے موقوف قدر اہل دل اختر
میرے افکار سے واقف نہیں ہیں انجمن والے

دفتر ترجمۃ القرآن نمبر ۸ ٹمپل روڈ پر منتقل ہو گیا ہے

تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر ترجمۃ القرآن انگریزی نمبر ۸ ٹمپل روڈ پر منتقل ہو گیا ہے جو دوست جنہوں نے قرآن کریم کا چندہ ادا کیا ہوا ہے یا جن کے نام اور پتے فہرست خریداران میں موجود ہیں۔ وہ براہ کرم براہ راست دفتر میں تشریف لے جاویں اور قرآن کریم کی جلدیں حاصل فرما لیویں

(خاکسار رحمت اللہ ... ۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت)

شامیانوں کا چندہ براہ راست دفتر محاسب میں بھیجا جائے

مرکزی مسجد کے لئے شامیانوں کی تحریک جماعت کے سامنے آ چکی ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دوست ناواقفیت کی وجہ سے اپنا چندہ دفتر تعلیم و تربیت یا دفتر بیت المال میں ارسال فرما دیتے ہیں جس سے خواہ مخواہ کام بڑھ جاتا ہے ہماری درخواست ہے کہ یہ چندہ دیگر چندوں کی طرح براہ راست دفتر محاسب میں ارسال فرمایا جائے۔ تاکہ حساب کی پابندی قائم رہے یہ چندہ "مد مساجد" میں جمع ہوگا۔

(خاکسار عبد السلام اختر ایم۔ اے نائب ناظر تعلیم و تربیت)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجلس مشاورت مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ امان ۱۳۲۷ ہش مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء بروز جمعہ ہفتہ بمقام رتن باغ لاہور منعقد ہو گی۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس مشاورت)

گوجرانوالہ میں الفضل کی ایجنسی

گوجرانوالہ اور گرد و نواح کے احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے الفضل کی ایجنسی کھولی گئی ہے۔ جہاں روزانہ تازہ پرچہ نو دس بجے صبح تک پہنچ جاتا ہے دوست مندرجہ ذیل پتہ سے اخبار حاصل کر سکتے ہیں۔

مسلم ہنر الکٹرک کمیشن ایجنٹس، منڈی چھبڑ گوجرانوالہ

احباب جماعت احمدیہ دہلی سے

(۱) خان زادہ اسحق علی خان صاحب لودھی روڈ (۲) عبد الحق صاحب ورک (۳) چوہدری نذیر احمد صاحب (۴) مسٹر حشمت علی صاحب کنچرو ڈرہ (۵) ثاقب رزمی صاحب (۶) ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب سیہر ولی (۷) ملک عبد الفتاح احمد صاحب اور ہمشیرہ ان دونوں اپنی ہمشیرہ صاحبہ اور ان کے بچوں سمیت پانی پت سے آ کر دہلی مقیم تھے) علی محمد روڈرہ حبیب اللہ صاحب (۹) نجیب الدین صاحب

یہ احباب اگر خود ان سطور کو پڑھیں یا کوئی دوست ان کے بارہ میں علم رکھتے ہوں تو خاکسار کو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں

اسی طرح اگر کسی دوست کو کسی احمدی کی شہادت یا کسی بہن کے غیر مسلموں کے ہاتھ میں چلے جانے کی خبر ہو تو وہ بھی خاکسار کو الفضل کے پتہ پر اطلاع دیویں

(خاکسار مرزا محمد حیات تاثیر گجراتی واقف زندگی)

ضروری اطلاع

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی واپسی تک قائم مقام صدر مرکزیہ انصار اللہ مقرر فرمایا ہے لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر مرکزیہ انصار اللہ کے کاروبار کے سلسلہ میں حضرت ممدوح سے تا واپسی چوہدری فتح محمد صاحب سیال خط و کتابت فرماتی جلنے۔ خط و کتابت کا پتہ محترم صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ جودھامل بلڈنگ رتن باغ لاہور (قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ)

گاندھی جی کا المناک حادثہ

(از مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

ہندوستان کی سرزمین پر آج کل مصائب اور آلام کے جو جھکڑ چل رہے ہیں۔ ان میں ایک بڑا طوفان وہ تھا جو ۳۰ جنوری کو شام کے چار بجے دہلی میں آیا اور گاندھی جی کے شجر حیات کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک گیا۔ اس سانحہ المیہ پر دنیا بھر میں ماتم ہو رہا ہے۔

اور ہندوستان اپنے محسن اعظم کو ہمیشہ روئے گا بہت ہی بدبخت تھے وہ ہاتھ جو اس نحیف و کمزور شخص پر اٹھے۔ جو اپنی عظیم الشان شخصیت اور بین الاقوامی شہرت کے لحاظ سے مرجع خلائق تھا۔ اور لوگوں میں "مہاتما" کے پُر وقار لقب سے پکارا جاتا تھا۔ جو خوبیاں گاندھی جی میں تھیں۔ اور جن فضائل حسنہ کے وہ حامل تھے۔ جس تندہی جس وفاداری جس جوش اور جس اخلاص کے ساتھ انہوں نے اپنی قوم کی خدمت کی۔ اور ایک دو برس نہیں کامل ۵۰ برس تک کی وہ کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں۔ مگر صد ہزار افسوس کہ ان کی قوم نے اپنے اس لعل بے بہا کی قدر نہ کی۔ اور احسان ناشناسی کے ساتھ انہیں کے ایک ہم قوم شخص نامی ... مرہٹہ نے ان پر چار فائر کرکے دنیا کی چاروں کونوں کو رنج و الم سے بھر دیا۔ بزعم گاندھی کا قصور صرف یہ تھا۔ کہ وہ اس وقت جب کہ مسلمانوں پر ہندوؤں اور سکھوں کی سختیاں۔ ظلم اور زیادتیاں اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہیں دل و جان کے ساتھ مسلمانوں کا خیر خواہ تھا۔ وہ اپنے قلب کی گہرائیوں سے یہ بات چاہتا تھا۔ کہ مسلمان دہلی اور مشرقی پنجاب سے نہ جائیں اور اس کی قوم والے مسلمانوں پر ظلم کرنا چھوڑ دیں۔ اس کی زبردست خواہش تھی۔ کہ جن مسلمانوں کو ہندوؤں نے زبردستی ان کے گھروں سے نکال دیا ہے۔ وہ ان کو دوبارہ واپس لائے۔ اس نے بار ہا کہا۔ کہ میں اس وقت تک دم نہیں لوں گا۔ جب تک ایک ایک مسلمان کو پاکستان سے واپس لا کر ان کے گھروں میں دوبارہ آباد نہیں کر لوں گا۔ مگر افسوس کہ ہندو قوم نے اپنے محسن اعظم اور حقیقی خیرخواہ کی نصیحتوں پر قطعاً عمل نہ کیا۔ اور مسلمانوں پر اسی طرح تشدد اور ظلم جاری رکھا جس طرح ہو رہا تھا۔ تو آخر گاندھی جی نے کہا۔ کہ میں مسلمانوں پر ان سختیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اور مرن برت رکھتا ہوں۔ تاکہ قید ہستی سے چھوٹ کر اس جہاں میں پہنچ جاؤں۔ جہاں یہ ظلم اپنی آنکھوں کے آگے ہوتا نہ دیکھوں۔ چنانچہ انہوں نے ۱۳ جنوری کو مرن برت رکھ لیا۔ جس پر قوم چلائی کہ "گاندھی کو مرنے دو" نہ صرف نعرے لگائے بلکہ بم بھی پھینکا۔ مگر گاندھی جی بال بال بچ گئے۔ آخر ایک سفاک ظالم اور بے رحم انسان نے عین اس وقت جبکہ امن عالم کا یہ علمبردار حسب معمول اپنی پرارتھنا کے لئے جا رہا تھا۔ دو گز کے فاصلہ سے پستول کا فائر کرکے ہندوستان کے خرمن امن میں آگ لگا دی۔ جس کے نتیجہ میں دہلی۔ بمبئی۔ پونا۔ سانگلی۔ کانپور۔ کلکتہ منی رام پور۔ گلک بنارس۔ مہاراشٹر۔ ترچناپلی اور مدراس وغیرہ میں قتل و غارت اور تباہی و ہلاکت کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔ اور نہ معلوم اس آگ کے شعلے کہاں کہاں پہنچ کر امن و امان کا تہس نہس کریں اور کب تک ہندوستان آگ کے اس ہولناک سمندر میں پڑا جلتا رہے:۔

تاریخ عالم کا یہ کتنا عجیب واقعہ ہے۔ کہ ایک شخص جو ہندو قوم میں پیدا ہوا ہندو قوم میں اس نے پرورش پائی۔ ہندو ماحول میں اس نے اپنی زندگی گذاری۔ ہندو قوم کی فلاح و بہبود اور ترقی و عروج کی عمر بھر کوشش کرتا رہا۔ آخر عمر میں ایک ہندو کے ہی ہاتھ سے قتل ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی کس قدر تلخ ہے۔ کہ وہ انسان جو عمر بھر اپنے ملک کی آزادی کے لئے انگریز سے لڑتا رہا۔ جس نے آزادی کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ جس نے آزادی کے لئے ہر مشکل اور ہر مصیبت کو بخندہ پیشانی برداشت کیا۔ جس نے حصول آزادی کی خواہش کے "جرم" میں سالہا سال قید و بند اور نظر بندی کی تکلیفیں سہیں۔ جس نے آزادی کی امید میں اپنے ہر قسم کے آرام کو خیرباد کہا۔ مگر جب ہزار دقتوں اور مشکلات کے بعد اس نے ملک کو آزاد کرا لیا۔ تو اس آزادی کی بہار دیکھنی خود آزادی دلانے والے کو نصیب نہ ہوئی۔ اور وہ حسرت کے ساتھ اس دکھ بھری دنیا سے رخصت ہو گیا۔ دنیا کی نیرنگیاں عجیب ہیں۔ اور قدرت کے کھیل نیارے ہیں۔

گاندھی جی عمر بھر نہایت استقلال کے ساتھ اپنی قوم اور اپنے اہل وطن کو عدم تشدد کی تبلیغ کرتے رہے۔ ان کی زندگی کا سب سے بڑا نصب العین عدم تشدد ہی تھا۔ مگر آہ عدم تشدد کا یہ پجاری آخر میں آکر تشدد کی دیوی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ وحشی سے وحشی اور جاہل سے جاہل قوم میں بھی اپنے محسن کی قدر و عزت اور تعظیم کی جاتی ہے۔ مگر احسان فراموشی کی یہ کس قدر بدترین مثال ہے۔ کہ ہندو قوم نے گاندھی جی کے المناک قتل کے بعد جب کہ ساری دنیا میں اس وحشیانہ اور بزدلانہ قتل پر نہایت زور سے اظہار رنج و افسوس کیا جا رہا تھا۔ بمبئی کے بازاروں اور گلیوں میں خوشیوں کے شادیانے بجائے اور گھر گھر مٹھائیاں تقسیم کیں۔ اور میں بھی ان کے قتل کی خبر پہنچنے پر خوشی و مسرت کے نعرے ان الفاظ میں لگائے گئے کہ "گاندھی کتا مر گیا۔ گاندھی کتا مر گیا" اور سارے شہر میں مٹھائی بانٹی گئی۔ آہ! افسوس دنیا کے خون کس قدر سفید ہو گئے ہیں۔ شریف انسانوں کو اپنے دشمنوں کی موت پر افسوس ہوتا ہے۔ مگر یہاں اپنے محسن۔ اپنے ہمدرد اور اپنے نجات دہندہ کے قتل پر شیرینی بانٹی جا رہی ... اور نفرت انگیز نعرے لگائے جا رہے ہیں ... ۔

تُفو بر تو اے چرخ گرداں تُفو

ہندو قوم نے تو اپنے کشتی کے ناخدا کی یہ قدر کی۔ مگر اس کے بالمقابل مسلمان قوم کے ایک فرد محمد اسمٰعیل ساکن مظفر پور نے جب گاندھی جی کے انتقال کی خبر پڑھی تو اس کے دل پر غم و رنج کا اتنا شدید اثر ہوا کہ فوراً گرا اور مر گیا۔ علاوہ ازیں لندن کے اخبارات کا بیان ہے۔ کہ آج تک انگلینڈ میں کسی بڑے سے بڑے انگریز کے انتقال پر اس قدر افسوس کا اظہار نہیں کیا گیا جتنا ماتم گاندھی جی کا کیا جا رہا ہے۔

ہندو مسلم اتحاد کی جس کوشش میں گاندھی جی نے اپنی جان دیدی اور جس کام کو وہ ادھورا چھوڑ گئے۔ ہندو مسلمانوں کے سرکردہ لیڈروں اور رہنماؤں کا فرض ہے۔ کہ اس کام کو اب تکمیل تک پہنچا کر گاندھی جی کی آتما کو تسکین پہنچائیں۔ ملک کی نجات اور فلاح و بہبود ہندو مسلم اتحاد میں ہے۔ آپس کے لڑائی اور جھگڑے میں نہیں۔ زندگی میں ہندو قوم نے گاندھی جی کی نصیحت پر کان نہ دھرا۔ مگر اب تو اس جھگڑے کو ختم کر دیں۔ اور گاندھی جی کی روح کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ افسوس ہندو قوم نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے کیسا قیمتی وجود اپنے ہاتھ سے کھو دیا:۔

ایک استانی کی ضرورت

موضع احمد نگر میں ابتدائی دینی زنانہ سکول قائم کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے لئے ایک ٹرینڈ معلمہ کی ضرورت ہے۔ فی الحال اس مدرسہ کے اخراجات اہل دیہہ برداشت کریں گے۔ مگر بہت جلد یہ سکول سرکاری گرانٹ حاصل کرلیگا۔ انشاء اللہ معلمہ کے لئے دیہاتی طریق کا مکان بھی مل سکیگا۔ تنخواہ وغیرہ کے متعلق پتہ ذیل پر خط و کتابت کی جائے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر چنیوٹ)

اطلاع

قرآن کریم انگریزی کی مانگ بہت زیادہ ہے اس لئے وہ احباب جنہوں نے قرآن کریم کی قیمت ادا کی ہوئی ہے۔ یا جنہوں نے اپنا نام خریداروں کی فہرست میں لکھوایا ہوا ہے۔ لیکن ابھی تک قیمت ادا نہیں کی۔ وہ بہت جلدی قیمت ادا کرکے اپنی اپنی کاپیاں دفتر ترجمۃ القرآن انگریزی سے حاصل کر لیں۔ ورنہ اگر بعد میں تمام کاپیاں ختم ہو جانے پر وہ قرآن کریم کی کاپی حاصل نہ کر سکے۔ تو اس کے لیے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ (انچارج دفتر ترجمۃ القرآن ٹمپل روڈ لاہور)

گاندھی کی موت پر اظہار افسوس کی قرارداد

مورخہ ۳۰-۱-۴۸ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ کا اجلاس زیر صدارت شیخ شیر علی صاحب پریزیڈنٹ منعقد ہوا۔ جس میں ماسٹر طاہر الدین صاحب بی۔ اے نے گاندھی جی کے مختصر حالات زندگی سنائے۔ ازاں بعد مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس گاندھی جی کی المناک موت پر دلی افسوس اور انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس ظالمانہ اور وحشیانہ حملہ کے خلاف نفرین اور ملامت کی تجویز پاس کرتا ہے۔ اور توقع رکھتا ہے کہ گاندھی کے ان مقاصد کو جن کی وجہ سے آپ کی قیمتی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ کانگرس کے ذمہ دار لیڈر پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

(۲) ۱-۲-۴۸ کو خوردہ سب ڈویژن کانگرس کمیٹی کے پروگرام کے مطابق غرباء کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا جائے

(۳) اس کارروائی کی نقول جناب وزیراعظم صاحب انڈین یونین دہلی۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہار و اڑیسہ کٹک جناب وزیراعظم صاحب اڑیسہ کٹک۔ کلکٹر صاحب ...

بہادر پوری۔ ایس۔ ڈی۔ او صاحب خورد جناب ناظر صاحب امور عامہ لاہور۔ روزنامہ الفضل لاہور اور روزنامہ پرجاتنتر کٹک کو بھیجی جاویں۔

(خاکسار محمد رمضان امام مسجد احمدیہ کیرنگ ضلع پوری (اڑیسہ))

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل افراد اس وقت جہاں بھی ہوں یا اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ کہ وہ آج کل کہاں ہیں تو وہ بیر دین صاحب معرفت علی گوہر صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سید پور۔ ای۔ بی۔ ریلوے ڈاکخانہ سید پور (ضلع رنگپور بنگال) کو فوراً اپنی خیریت اور حالات سے اطلاع دیں وہ خیریت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بہت متفکر ہیں۔ اسمٰعیل۔ رحمت۔ برکت علی عزیز احمد باغبان ساکن موضع دھوگڑی ضلع جالندھر

(ناظر امور عامہ)

(۲) مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل آف بھانبڑی جو جالندھر جیل میں ہیں ان کے اہل و عیال کا پتہ مطلوب ہے جہاں کہیں ہوں فوراً مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ مولوی صاحب کو مطلع کیا جا سکے۔

(مرزا الطاف الرحمٰن بذریعہ ایڈیٹر الفضل)

۳۔ میرے والدین چچا صاحب اور بھائی مع اہل و عیال گوہنہ گاؤں ضلع رہتک اگر کسی جگہ پاکستان میں آئے ہوں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جائیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان اشخاص کا علم ہو۔ تو وہ بھی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع فرمائیں۔

نام والد مہر علی صاحب نام چچا نور محمد صاحب نام بھائی محمد اشرف صاحب (خاکسار حکیم الدین معرفت میاں علم الدین صاحب محلہ محمد نگر۔ مکان متصل ہائی سکول لاہور)

۴۔ چوہدری محمد اشرف صاحب جو تعلیم الاسلام کالج میں کلرک تھے۔ وہ جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں (خاکسار غلام حسن لائبریرین جودھامل بلڈنگ لاہور)

۵۔ نیاز احمد صاحب ولد برکت علی صاحب اے ایس ایم پاکستان ریلویز (۲) ملک ریاض احمد صاحب لاہوری جو خاکسار کے ساتھ کوئٹہ ڈویژن ریلوے میں ملازم تھے (۳) محمد حسن ولد حکیم منیر حسین ہیڈ ماسٹر راجپوت منزل نزد اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ (۴) محمد ابراہیم صاحب بکنگ کلرک پاکستان ریلویز مندرجہ بالا دوستوں میں سے کسی کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو مجھے انکے پتہ سے مطلع فرمائیں

(حکیم محمد الدین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ادارۃ التبلیغ الحق کلکتہ)

ہمارا قادیان

(از مکرم جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب قادیان)

مندرجہ ذیل اقتباس اس مضمون کا حصہ ہے جو قادیان جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء کے موقعہ پر پڑھا گیا

جہاں اللہ تعالیٰ نے اور سینکڑوں بستیوں کو پہلے زمانہ میں خاص خاص انبیاء کے ساتھ وابستہ کیا تھا۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نوشتوں میں قادیان کی بستی کو اس نبی کے ساتھ وابستہ کیا۔ جو کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل اور ایک عظیم الشان درجہ رکھتا تھا۔ اور یہ اس کی طرف سے ازل سے مقدر تھا۔ کہ آخری زمانہ میں جبکہ دُنیا ہر قسم کے فساد اور شر سے بھر جائے۔ اور اللہ اور اس کے رسولوں کو بالکل بھول جائے۔ اس بستی میں ایک نُور پیدا ہو۔ جو کہ سب کو پھر راہ راست پہ لائے۔ کیا عیسائی کیا یہودی اور کیا مسلمان الغرض ہر مذہب و ملت کے لئے یہاں سے ہی وُہ نور چمکنا تھا جس سے لوگوں کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ اور اسی نور کی بدولت پھر ایک بار دُنیا گمراہی اور ضلالت کے گڑھے سے نکالی جاتی۔ وُہ بستی جس میں اس قدر عظیم الشان انسان پیدا ہونا تھا۔ اس کو آج سے پچاس سال پہلے کوئی نہ جانتا تھا۔ اور نہ ہی کسی کو اِس موتی کی خبر تھی۔ جو کہ سمندر کی تہ کے نیچے پڑا تھا۔ اس کے جاننے والے چند سو آدمی تھے۔ جو کہ اِس بستی کے باشندے تھے۔ اور یا پھر وُہ لوگ جو ان سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ایک جگہ فرماتے ہیں

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اس بستی کی مختصر سی تاریخ یہ ہے اس کی بنیاد کا آغاز آج سے قریباً چار سو برس پہلے ہوا۔ اور عیسوی سن کے لحاظ سے ۱۵۳۰ء کے قریب اس کی بُنیاد رکھی گئی۔ ہندوستان میں اس وقت سلطنتِ مغلیہ قائم تھی۔ اور شہنشاہ بابر ہندوستان کے تخت پر متمکن تھا۔ اس وقت تیموری خاندان میں سے ایک شخص مرزا ہادی بیگ معہ دو صد خدام اور اپنے اہل و عیال کے وارد ہندوستان ہُوا۔ اور اُسے بابر کے دربار سے مجسٹریٹی بمعہ جاگیر ملی۔ اور اس نے پنجاب کے اس علاقہ کو جو اب ماجھا کہلاتا ہے۔ مگر اس وقت بالکل بے آباد تھا۔ اپنا صدر مقام بنایا۔ اور ایک چھوٹی سی گڑھی تعمیر کی۔ جس کا ابتدائی نام اسلام پور قاضی رکھا۔ جو کہ بعد میں بدلتے بدلتے قاضی ماجھی ہو گیا۔ اور پھر قادیان ہو گیا۔ یہ بستی یوماً فیوماً ترقی کرنے لگی۔ اس کے اردگرد کثرت سے دیہات آباد ہوئے۔ مرزا ہادی بیگ صاحب کی نیک چلنی۔ حُسنِ اخلاق دینداری اور طاقت اور شجاعت کی وجہ سے اس علاقہ کی جو ساٹھ میل کے قریب تھا۔ حکومت اُن کے ہاتھ میں آگئی۔ اور اسلام پور اس کا صدر مقام بن گیا۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ قادیان کی تعمیر ایک قلعہ نما گڑھی کی طرح ہوئی۔ اس کے اردگرد ایک خندق تھی۔ جو کہ پانی سے بھری رہتی تھی۔ اور ایک فصیل سارے شہر کے اردگرد تھی۔ جو تقریباً بیس بائیس فٹ چوڑی تھی اور قصبہ کے اندر جانے کے لئے چار دروازے تھے۔ جن پر حفاظتی دستے رہتے تھے۔ ان دروازوں کے نام بٹالی دروازہ۔ پہاڑی دروازہ۔ موری دروازہ۔ ننگلی دروازہ تھا۔ اور اُن سب دروازوں پر پہرہ رہتا تھا۔ مگر انگریزوں کی حکومت کے آنے پر جب فصیلوں وغیرہ کی ضرورت نہ رہی۔ تو یہ چیزیں دورِ زمانہ سے از خود ہی مٹ گئیں۔ مگر خندق کی یادگار اب بھی ہمارے پاس ڈھاب کی صورت میں موجود ہے۔ گو یہ ڈھاب کہیں سے جوڑی ہے کہیں سے بالکل بند۔

خاندان مغلیہ کے زوال کے زمانہ میں جبکہ حقیقی اسلام مُلک میں مٹ چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیوی وجاہت کے ساتھ اسلامی دبدبہ بھی اس بستی کے ذریعہ سے قائم رکھا۔ چنانچہ قادیان میں ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول سے سچی محبت رکھنے والے قائم رہے۔ اور اُن کی مجالس میں بجائے لغو باتوں کے قال اللہ و قال الرسول کا ہی دور دورہ رہا۔ مرزا گل محمد صاحب مرحوم جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دادا تھے۔ دیانت و پرہیزگاری۔ بہادری۔ شجاعت اور تدبر کے ساتھ صاحبِ خوارق اور کرامات بھی تھے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ اُن کے دسترخوان پر پانچ سو کے قریب لوگ روٹی کھاتے تھے۔ جن میں سے بیشتر حصہ علماء اور اسلام کے حقیقی جاں نثاروں کا تھا۔ غرض جس وقت کہ خاندانِ مُغلیہ اخلاقی طور پر بہت گر چکا تھا اور اس کے افراد اسلام سے بہت دُور جا پڑے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے آباؤ اجداد نے اسلام کی شمع کو روشن رکھا۔ مگر خاندان مغلیہ کے انحطاط کا قادیان پر اثر پڑتا تھا۔ چنانچہ پنجاب میں جو خانہ جنگی شروع ہوئی اس کا یہ چھوٹی سی ریاست مقابلہ نہ کر سکی۔ اس وقت جو قادیان والوں پہ گزری اس کا صحیح نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں بیان کئے دیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت ہمارے بزرگوں پر بڑی تباہی آئی۔ اور اسرائیلی قوم کی طرح وُہ اسیروں کی طرح پکڑے گئے۔ اور اُن کا مال و متاع سب لوٹی گئی۔ کئی مسجدیں اور عمدہ عمدہ مکانات مسمار کئے گئے . . . . ہمارے بزرگوں کو آخر قادیان سے نکل جانے کا حکم دیا چنانچہ تمام مرد و زن چھکڑوں پر بیٹھ کر چلے گئے۔ اور وُہ پنجاب کی ایک ریاست میں پناہ گزیں ہوئے۔"

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس دور میں . . . . . . قادیان کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ اور بڑی تباہی آئی۔ اور اس طرح قادیان کے لوگوں نے قادیان کی مرفہ حالی کے بعد اس کی ویرانی کو دیکھا۔ اور جس طرح کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے۔ میرزا عطا محمدؐ صاحب بیگو وال ریاست کپورتھلہ چلے گئے۔ جہاں وُہ بارہ سال تک رہے اس وقت کپورتھلہ کے حکمران سردار فتح سنگھ اہلو والیہ تھے۔ جنہوں نے ان کی اور ان کے معزز خاندان کی ہر طرح عزّت کی۔

جہاں پہلا دور ترقّی اور فارغ البالی کا تھا ... ان یہ دوسرا دَور تباہی اور انہدام کا دور تھا۔ مکانات گر گئے۔ باغ اُجڑ گئے۔ مسجدیں تباہ ہو گئیں۔ کتبخانے جل گئے۔ فوجی شان و شوکت ختم ہو گئی۔ بہت سے لوگ لڑائیوں میں مارے گئے۔ اور باقی وفادار جو بچے وُہ اس خاندان کے ساتھ ہجرت کر گئے۔ الغرض قادیان کے لئے یہ زمانہ سوگ اور غم کا زمانہ تھا۔ وُہ تر و تازگی اور قادیان کی رونق جو اس کے باشندوں سے وابستہ تھی بالکل جاتی رہی۔ اور قادیان ایک نہایت ہی معمولی قصبہ ہو گیا۔ جہاں روزمرّہ کی ضرورت کی بھی اشیاء میسّر نہ تھیں۔ مگر جس طرح کہ ہر تاریکی کے بعد روشنی ہوتی۔ اور جس طرح رات کے بعد دن کا چڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ حالات نے ایک دفعہ پھر پلٹا کھایا۔ اور گو قادیان کو وُہ وجاہت اور شان و شوکت تو نہ ملی۔ مگر حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے زمانہ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے حضرت مرزا صاحب کو قادیان اور اس کے اردگرد کے پانچ چھوٹے دیہات واپس دیدئے۔ اور یہ وُہ پہلی کرن تھی۔ جو اس اُجالے کی پیش خیمہ تھی۔ جس کو کہ اللہ تعالیٰ نے ازل سے مقدّر کر رکھا تھا۔ مگر یہ اُجالا وُہ وجاہت نہ تھی۔ جو کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینا چاہتا تھا۔ بلکہ ایک اور ہی انعام تھا۔ جو کہ خدا اس خاندان اور اس بستی پر کرنا چاہتا تھا۔ اور یہ وُہ عزت تھی۔ کہ جس کو پھر دُنیا کی کوئی طاقت چھین نہ سکتی تھی۔ اور اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ اشارہ کرتا ہے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے اپنی پوری کوشش کی۔ کہ اُن کے آباء کی پُرانی شان پھر اُنہیں واپس مِلجاوے۔ مگر اس میں ناکام رہے آخری عمر میں آپ بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ جس قدر میں نے اس پلید دُنیا کے لئے سعی کی ہے۔ اگر میں وُہ سعی دین کے لئے کرتا۔ تو آج شاید قطب وقت یا غوث وقت ہوتا۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایام گذشتہ کی تلافی کیلئے قصبہ کے وسط میں سر بازار مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا اور وُہ زمین جہاں اب مسجد اقصیٰ ہے۔ ایک بھاری رقم خرچ کر کے خریدی۔ اور اس مسجد کی بُنیاد رکھی جو کہ اب مسجد اقصیٰ کہلاتی ہے۔ اس وقت بعض لوگوں نے کہا بھی کہ اتنی بڑی مسجد بنانے کی کیا ضرورت ہے مگر آپ اپنے ارادہ میں قائم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی نیکی کو ایسا سراہا۔ کہ وُہ آج روئے زمین پر دنیا کی نہایت ممتاز اور مقبول مساجد میں سے ہے مسجد کا کام کافی عرصہ جاری رہا۔ اور جس وقت آپ نے وفات پائی اس وقت فرش کی صرف چند اینٹیں باقی تھیں۔ اور آپ اپنی وصیت کے مطابق اسی مسجد کے ایک گوشے میں دفن ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت قادیان کی کیا حالت تھی۔ اُس کا صحیح اندازہ حضور کے اس شعر سے ہو سکتا ہے جو کہ ابھی پڑھا گیا دنیاوی وجاہت اسلئے جا چکی تھی۔ کہ وُہ ریاست ہی قائم نہ تھی۔ جس کا مرکز ہونے کی وجہ سے یہ چھوٹا سا قصبہ ممتاز تھا اور پھر فتنہ اور فساد کے زمانہ میں اس کی سب اچھی عمارات مسمار کر دی گئی تھیں۔ باغات کٹ چکے تھے۔ اور وُہ خاندان جو اس شہر کی جان تھا۔ وُہ دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے مٹ چکا تھا۔ اس کا صحیح نقشہ ان لوگوں کی روایات سے پتہ لگ سکتا ہے۔ جو کہ اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لئے آئے۔ ایک دُنیاوی شخص کی نظر میں اس وقت کا قادیان ایک کور دیہہ بستی تھی۔ جس میں کہ ضرورت کی اشیاء بھی میسّر نہ تھیں۔ مگر قادیان کی وجاہت کو اس طرح سے مٹا دینے میں بھی اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لوگوں کو دکھانا چاہتا تھا۔ کہ وُہ ایک مُردہ چیز میں سے زندہ کس طرح نکال سکتا ہے۔ اور کیف تحی الموتیٰ کس طرح ہوتا ہے۔ اور اس طرح اس آنے والے مسیح کی شان دکھانا بھی منظور تھی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔ ینقطع آباءک و یبدء منک یعنی اس خاندان کی بُنیاد اب تم سے شروع ہوگی۔ اور تیرے آباء کی طرف سے جو تم کو عزّت حاصل ہے۔ وُہ اس کے مقابلہ میں کچھ نہ ہوگی۔ جو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دینا چاہتا ہے جہاں یہ بستی انقلاباتِ زمانہ کی وجہ سے ایسی گمنامی میں جا چکی تھی۔ کہ لوگ اس کا اصل نام ہی بھول چکے تھے۔ یعنی کہ بجائے قادیان کے کادیں کادیں کہا کرتے تھے۔ اور پورا نام سننے والے کے لئے اس تک پہنچنا ممکن نہ تھا۔ بٹالہ سے صرف ایک آدھ یکّہ یہاں آیا کرتا تھا۔ ورنہ اکثر لوگ پیدل اور یا پھر گدھوں پر یہاں پہنچا کرتے تھے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس کا نام تک بتا دیا تھا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی کدعہ میں پیدا ہوگا۔ اور وہ اسی قصبہ کادی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور جو لوگ کشفی زبان اور اجنبیّ رسم الخط کو سمجھتے ہیں۔ وُہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ کدعہ اور کادی ایک ہی ہیں۔ اور اسی طرح جو آپ نے فرمایا کہ مسیح موعود کا نزول جانب مشرق دمشق سے ہوگا اس میں بھی واضح طور پر اس بستی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ کہ دمشق سے اس بستی کی سمت مشرق [illegible]

عربی کتب کیلئے اپیل

احباب کو معلوم ہے۔ کہ طلبہ جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کی عربی کتب قادیان میں سکھوں کے حملہ کے باعث ضائع ہو چکی ہیں اب کتب کے حصول میں بہت دقت پیش آ رہی ہے۔ بازار میں بھی بہت سی کتب نایاب ہیں۔ علوم تفسیر۔ حدیث۔ ادب کی جملہ چھوٹی بڑی کتب درکار ہیں یہ کتب جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں رہینگی اور ان سے طلبہ واساتذہ فائدہ اُٹھائینگے۔ کتب مہیّا کرنیوالے دوستوں کو دائمی ثواب ہوگا میری گذشتہ اپیل پر جناب سید عباس صاحب بخاری نے پشاور سے بعض مفید کتب ارسال فرمائی ہیں جزاہ اللہ خیراً جزاء۔ دوسرے احباب بھی اسطرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں کتب بذریعہ ریلوے پارسل چنیوٹ سٹیشن کے پتہ پر بھیجی جا سکتی ہیں اور بذریعہ ڈاک احمد نگر براستہ لالیاں ضلع جھنگ بھجوائی جائیں۔ [illegible]

پرنسپل جامعہ احمدیہ

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

از جناب قریشی محمد افضل صاحب واقف زندگی

کانو میں ایک مدت کے بعد جانے کا موقعہ ملا۔ اسلئے اس کمی کو پورا کرنے کیلئے مسلسل تین ماہ تک وہاں قیام کیا

تعلیم و تربیت

جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے مغرب اور فجر کی نمازوں کے بعد قرآن کریم اور حدیث کا درس جاری کیا۔ دوران درس میں مختلف اسلامی مسائل بیان کرنے کا موقعہ مل جاتا۔ خود احباب جماعت بھی حسب ضرورت مسائل دریافت کر لیتے۔ قادیان کے حالات۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیریت اور سلسلہ کی خبریں ساتھ ساتھ سناتا۔ دوران قیام کانو میں ہی حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم اور جناب صوفی غلام محمد صاحب مرحوم سابق مبلغ ماریشس کی وفات حسرت آیات کی خبر ملی۔ جن کے لئے تمام جماعت سمیت نماز جنازہ غائب ادا کی۔ بہت سے احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر روزے رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات جمعہ میں نمازوں کی پابندی چندوں میں باقاعدگی اور تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

لیکچر

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کے موقعہ پر سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی بھی ضمناً بیان کئے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ مقامی جماعت کے سیکرٹری مسٹر حسن منٹو (جو نہایت اخلاص سے تمام فرائض بجا رہے ہیں) نے اپنی ورکشاپ کے افتتاح کے موقعہ پر جماعت کے علاوہ متعدد معزز مسلمانوں کو مدعو کیا۔ اس موقعہ پر خاکسار نے ضرورت امام پر تقریر کی۔ اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر جبکہ بہت سے غیر احمدی بھی شامل تھے۔ صداقت احمدیت بیان کی۔

تقسیم لٹریچر

تجربہ سے یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس علاقہ میں تبلیغ بذریعہ ٹریکٹ زیادہ مفید ہے۔ جس کے پیش نظر خاکسار نے قادیان اور دوسرے تبلیغی مراکز سے مختلف قسم کے ٹریکٹ منگوائے ہوئے ہیں جنہیں حسب ضرورت مختلف شہروں میں مستحقان میں تقسیم کرتا ہوں۔ کانو جاتے ہوئے بھی کئی سو مختلف قسم کے ٹریکٹ اور اشتہارات انگریزی و عربی ساتھ لے گیا۔ جو [illegible] کانو جامع مسجد کانو ٹی سٹیشن لائبریری بازاروں میں تقسیم کئے۔ اکثر اوقات بلکہ روزانہ ہی اشتہارات کی تقسیم کے دوران میں لوگ سوالات دریافت کرتے جنکے جوابات دیتے وقت تبلیغ اسلام کا بہترین موقع ملتا۔ اس طرح سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں تک احمدیت کی آواز پہنچائی گئی۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات

ملاقاتوں کے ذریعہ معزز طبقہ تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام پہنچایا۔ اس کیلئے مناسب موقعوں پر معزز مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاں گیا۔ اس سلسلہ میں المدرسۃ الشرعیۃ الکبریٰ (ع) کے طلباء اور اساتذہ نیز المدرسۃ الشرعیۃ الصغریٰ کے اساتذہ سے ملا۔ خصوصاً لاء کالج کے طلبہ نے کئی دفعہ بلایا اور دلچسپی کیساتھ احمدیہ مسائل سنتے رہے۔ انہیں دنوں انکے ایک انگریز پروفیسر نے انسائیکلوپیڈیا سے انہیں احمدیہ جماعت کے حالات سنائے جس کیوجہ سے انکی دلچسپی میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ خود ہی دلوں میں تحریک کر رہا ہے۔

مائیجین سکول اور مقامی ریڈیو سٹیشن گیا۔ مائیجین سکول کے انگریز انچارج نے نہایت فراخدلی سے سارے سکول کا معائنہ کرایا۔ ریڈیو سٹیشن کے مسلمان انچارج نے خود ہی سلسلہ کی باتیں سنیں نیز دوسرے کارکنوں کو بھی توجہ دلائی۔

واری فٹ بال کلب:۔ انہیں دنوں لیگوس سے فٹ بال کی ایک ٹیم آئی جو کہ سارے نائیجیریا کا دورہ کر رہی تھی اتفاقاً ایک جگہ پر اس کے بعض ممبر مل گئے جنہوں نے جائے رہائش پر بلایا۔ چنانچہ میں حسب وعدہ انہیں ملنے گیا۔ اس موقعہ پر ایک عجیب خدائی کرشمہ ہوا۔ سب سے پہلے ایک ایبو (جنوبی نائیجیریا) کے باشندے سے ملا۔ اسے آنے کا مقصد دریافت کیا [illegible] بتایا کہ اسلام کا پیغام پہنچانے آیا ہوں۔ تو اس نے نہایت بے اعتنائی سے کہا۔ کہ یہ لوگ ایبو ہیں (ایبو لوگ قریباً سب کے سب کیتھولک ہیں۔ اسلئے اسلام سے حد درجہ ناواقف) اگر آپکو اسلامی تبلیغ کرنا ہے تو مسلمانوں کے پاس جائیں میں نے کہا اسلئے تو میں خاص طور پر آپکے پاس آیا ہوں۔ کیونکہ آپ ابھی تک اسلام جیسے مذہب سے بے خبر ہیں۔ جو انسانی فطرت کو ابھارتا اور مناسب نشوونما کرکے اس قابل بناتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکے۔ اسی دوران میں میں نے تبلیغ شروع کی۔ قریباً پانچ دس منٹ کے بعد نرم ہونا شروع ہوگیا۔ بعد میں دوسروں میں بھی تبلیغ کرانے میں ممد اور معاون ہوگا۔ غرض مختلف موقعوں پر کلب کے تمام ممبران کو پیغام اسلام پہنچایا۔ اور اسلامی لٹریچر دیا۔

دار التبلیغ میں آمد

جن لوگوں میں لٹریچر تقسیم کرتا ہوں۔ بعد میں کئی ایک ان میں سے ملنے آتے۔ جنہیں مفصل طور پر اسلامی طریق اور عقاید۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور دیگر مسائل بتانے کا موقعہ ملتا۔ دار التبلیغ میں آنے سے ان لوگوں پر اور بھی اچھا اثر ہوتا۔ ان میں سے اکثر کو سلسلہ کی کتب پڑھنے کو دی گئیں مسلم اور غیر مسلم احباب کے علاوہ روزانہ ہی احمدی دوست ملنے آتے رہے۔

فروخت کتب سلسلہ

خاکسار کا یہ دستور ہے۔ کہ خواہ کسی غرض کے لئے گھر سے باہر جاؤں۔ سلسلہ کی چند ایک کتب اور ٹریکٹ ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا ہوں۔ چنانچہ اس طرح سے بھی عیسائی اور مسلمانوں نے سلسلہ کی کتب خریدیں جس سے تبلیغ میں خاطر خواہ فوائد حاصل ہوئے۔

دورہ انگرو

دوران قیام کانو وہاں سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک شہر انگرو گیا۔ یہ ریل کا سب سے آخری اسٹیشن ہے یہاں پر ہمارے ایک مخلص احمدی دوست مسٹر حسن منٹو ملازم ہیں۔ ایک ہفتہ یہاں قیام کیا۔ سٹیشن مارکیٹ ریڈنگ روم اور شہر کے مختلف حصوں میں گیا۔ مقامی پرائمری سکول میں ایک مختصر تقریر کی۔ چیف سے ملا جو نہایت عزت سے پیش آیا۔ مختلف اوقات میں تعلیم یافتہ عیسائی اور مسلمان دوست گھر پر آتے رہے۔ کافی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

نومبائعین:۔ اس عرصہ میں دو اصحاب داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے ایک مسلمانوں میں سے اور ایک عیسائیوں میں سے اگرچہ تعداد بہت کم ہے لیکن سینکڑوں عیسائیوں سے گفتگو کرنیکے بعد یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اندر ہی اندر انکے دلوں میں تبدیلی پیدا کر رہا ہے۔

پُرتکلف دعوتیں بند کیجئے۔
اور مہاجرین کی ضروریات کا خیال رکھیئے۔

"اپنا فرض ادا کرو"

لاہور ۱۴ فروری حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے "اپنا فرض ادا کرو" کے نام سے ایک مہم جاری ہے محکمہ تعلقاتِ عامہ کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس سلسلے میں مولانا بشیر احمد اسسٹنٹ ڈائریکٹر (فیلڈ پبلسٹی) محکمہ تعلقات عامہ گوجرانوالہ اور گجرات کے اضلاع کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ اس سات روزہ دورے کے دوران میں آپ تعلیمی اداروں سرکاری اور مقامی بورڈوں کے دفتروں میں نیز شہری اور دیہاتی عوام کے سامنے تقریریں کریں گے۔ آپ ۲۳ فروری کو واپس لاہور پہنچیں گے (ا۔پ)

برطانوی سیاست پر ابھی تک سلطنت کا خیال مسلط ہے

قاہرہ ۱۳ فروری برطانوی مصری سوسائٹی میں مسٹر بیون کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار "الاہرام" نے اپنی کل کی اشاعت میں تحریر کیا کہ اگرچہ مسٹر بیون نے اس بات پر زور دیا ہے کہ برطانیہ کسی پر اقتدار قائم کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن وہ سلطنت کے خیال کو اب بھی محو نہیں کر سکتے۔ جو گزشتہ چار صدیوں سے برطانوی سیاست پر مستول رہا ہے مسٹر بیون نے اب بھی اپنی تقریر میں سلطنت کے مواصلات اور مشرق وسطیٰ اور مصری دفاع کا ذکر کیا ہے۔

مجھ بھی اخبار "الاہرام" نے یہ تسلیم کیا ہے کہ بلاشبہ برطانوی پالیسی کے نئے دور میں مسٹر بیون اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس پالیسی کی بنیاد دتعاون کے نئے جذبہ اور برابری پر ہے

اخبار "اخوان المسلمین" نے برطانیہ پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی پالیسی ایسی بنیادوں پر قائم کرے جس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ مضبوط ہو جائے۔ عرب لیگ کو ایک ایسا ملک سمجھے جو دفاعی ذمہ داریاں اٹھانے کا اہل ہو۔ (اسٹار)

فلسطین قنصل خانوں کی حفاظت

لندن ۱۵ فروری۔ سعودی عرب۔ شام۔ لبنان اور امریکہ نے حکومت فلسطین سے اجازت طلب کی ہے کہ فلسطین میں قنصل خانوں کی حفاظت کے لئے رضا کار بھیجنے کی اجازت دی جائے خیال کیا جاتا ہے کہ اگر فلسطین نے کسی ایک ملک کو اجازت دیدی۔ تو لازماً دوسرے ممالک کو بھی دینی پڑے گی۔ چنانچہ امریکہ کی طرف سے اس قسم کی درخواست وصول ہونے پر عرب ممالک نے بھی دھڑا دھڑ درخواستیں بھیجنا شروع کر دیں اور امریکہ کے اس رویہ کے متعلق چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ (اسٹار)

مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے ۳۳۱۰ اساتذہ مغربی پنجاب میں ملازم ہو چکے ہیں

لاہور ۱۳ فروری۔ محکمہ تعلقاتِ عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ گزشتہ گڑبڑ کے دوران میں مشرقی پنجاب سے مقامی بورڈوں اور اسلامیہ سکولوں کے کل ۳۴۲۸ استاد مغربی پنجاب میں پہنچے ان میں سے ۳۳۱۰ کو مغربی پنجاب کے سکولوں میں جگہ مل چکی ہے۔ اسی طرح مشرقی پنجاب کے ۲۶ اسلامیہ سکولوں میں سے ۱۳ سکول مغربی پنجاب میں جاری ہو چکے ہیں۔ ہر سکول کو مالی سالِ رواں کے گزشتہ پانچ مہینوں کے لئے پانچ پانچ ہزار کی خاص گرانٹ دی گئی ہے

ان کے علاوہ سولہ مقامی سکولوں کو غیر مسلم سکولوں کی وسیع عمارتوں میں منتقل ہونے کی اجازت دی گئی۔ تاکہ وہ پناہ گزین طلبہ کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو داخل کر سکیں ان میں سے بھی تین اداروں کو خاص گرانٹ ملے گی

مشرقی پنجاب میں تین اسلامیہ کالج تھے۔ ان میں سے ایک لاہور میں کھل چکا ہے سائنس اور آرٹس کی کلاسوں کا ایک کالج گوجرانوالہ میں بھی کھول دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ٹمکنز صاحب محکمہ تعلیم گزشتہ تین ماہ کے دوران میں داخلے کی رفتار سے مطمئن ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ داخلہ تقسیم سے پہلے کی اوسط بھی

حکومت مغربی پنجاب کی ہائیڈرو الیکٹرک سکیمیں

لاہور ۱۳ فروری محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت ہائیڈرو الیکٹرک کی جن سکیموں پر حکومت غور کر رہی ہے وہ صوبے کی مجوزہ صنعتی ترقی کے لئے ایک لاکھ کلو واٹ طاقت کی بجلی تیار کر سکے گی۔

رسول پراجیکٹ جس کے ذریعے ۲۲ ہزار کلو واٹ طاقت پیدا ہو گی۔ اس وقت زیر تعمیر ہے ایک اور سکیم یہ ہے کہ تھل نہر فالتو پانی نکالنے والے راستے کے ذریعے ۲۶ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔ دو آبشاریں اپر چناب میں ہیں۔ جہاں سے ۱۳۵۰۰ اور ۲۲۰۰۰ کلو واٹ طاقت حاصل ہو گی دریائے سندھ پر بھی دو بند لگانے کی تجویز ہے۔ ہر ایک بند ڈیڑھ سو فٹ اونچا ہو گا ایک بند اٹک اور کالاباغ کے درمیان ہو گا۔ اور دوسرا دو بند کے اوپر مکمل ہو جانے پر یہاں سے ۴ لاکھ کلو واٹ بجلی حاصل ہو سکے گی۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک کے بجٹ میں برق آبی کی توسیع کے لئے ۴۵ لاکھ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ کی بجلی کمپنی کے حصوں پر بارہ لاکھ روپیہ اور صرف ہو گا۔ (ا۔پ)

ڈیڑھ لاکھ فوجوں کی بھرتی

کراچی ۱۴ فروری حکومت مشرقی بنگال نے جلد از جلد ڈیڑھ لاکھ فوج بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فوج کا نام "انصار" رکھا جائیگا پاکستان نیشنل گارڈز کی بھرتی اور ٹریننگ خوب زوروں پر ہے۔ انصار کا مقدم فرض یہ ہو گا۔ کہ وہ مختلف اقوام کے لوگوں میں رابطہ اتحاد پیدا کریں۔ اور صوبہ میں صلح و امن کو قائم رکھیں۔ اس فوج کے ۱۵۰۰۰ منتخب شدہ نوجوانوں کو اسلحہ کے استعمال کی ٹریننگ دی جائے گی۔ یہ فوج دیہات سدھار اور جرائم کی روک تھام کے کاموں میں مال بچوری (بغیر محصول دئے) لے جانیوالوں بلیک مارکیٹ کرنے والوں اور بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کو پکڑنے میں گورنمنٹ کی مدد کرے گی۔ پاکستان کا ہر باشندہ بلا تفریق مذہب وملت جس کی عمر ۱۸ سال سے ۴۲ سال تک ہے۔ اس فوج میں بھرتی ہو سکتا ہے۔ اندازہ ہے کہ اس فوج کی تیاری اور ٹریننگ پر اکیس لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہو گا۔ (ا۔پ)

حکومت آزاد کشمیر کے انتظامات کے متعلق ڈاکٹر وینجر کے تاثرات

راولپنڈی ۱۴ فروری انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کے نمائندہ ڈاکٹر وینجر نے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے حسن انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے بیان کیا کہ وہ شہر کے مسلمان اور ہندو پناہ گزین میں کوئی فرق نہ کر سکے آپ نے کہا کہ وہ تو ہندو پناہ گزین بالکل آبادہ رہے ہیں۔ جیسا کہ اپنے ہی وطن میں بڑی آزادی سے چلتے پھرتے ہیں۔ اپنا کاروبار چلانا شروع کر دیا ہے۔ پناہ گزینوں کے لئے خوراک اور کپڑے کا اعلیٰ انتظام دیکھکر ڈاکٹر موصوف نے بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کی مشکلات کے باوجود ایسا اچھا انتظام واقعی ایک عجیب بات ہے۔ آپ نے کہا کہ دوائیوں کی کمی بے شک ہے مگر میں نیشنل ریڈ کراس سوسائٹی سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ آپکے لئے مہیا کرے۔ ڈاکٹر وینجر علی بیگ کو جا رہے ہیں۔ وہاں سے لاہور جائیں گے۔ (ا۔پ)

برطانوی دولتِ مشترکہ کی کانفرنس

لنڈن ۱۴ فروری۔ کنزرویٹو پارٹی کے چودہ ممبران کی طرف سے بحث کے لئے ایک تحریک پیش کی گئی ہے۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر برطانوی دولتِ مشترکہ اور ممالکِ مغربی یورپ کی ایک کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کرے تا ان ممالک میں خوراک اور دیگر اشیاء خوراک کی پیداوار کو بڑھانے کے سلسلے میں موثر تجاویز پر غور کیا جائے اس کانفرنس کے انعقاد کی اسلئے ضرورت پیش آ رہی ہے کہ ڈالر والے ممالک سے کافی مقدار میں سامان خوراک خریدنے یا دستیاب ہونے کے امکانات بہت کم ہیں (رائٹر)

ہندوستانی ہوائی جہاز کا پاکستانی علاقے پر حملہ

لاہور ۱۴ فروری گجرات سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ایک ہندوستانی ہوائی جہاز کے پاکستان حدود کے اندر آ کر کچھ دیہات پر حملہ کیا مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ سیالکوٹ کی اطلاع ہے کہ ہندوستانی فوج کے نصف درجن سپاہیوں نے بورڈر لائن کے پار سے فائر کر کے ایک [illegible] کو مار دیا۔ اس سے پیشتر ریاست جموں کے فوجیوں نے پولیس اسٹیشن کی حدود میں ایک گاؤں کو لوٹنے کی کوشش کی۔ مگر سرحدی پولیس کے آ جانے سے بھاگ گئے (اورینٹ)

ہوائی جہاز سے گھاس اگانے کی کوشش

ملبورن ۱۴ فروری اسٹریلیا میں ہوائی جہاز سے گھاس کے بیج بونے کا بڑے پیمانہ پر تجربہ کیا جا رہا ہے۔ جو پرانے طریقے کی نسبت سستا اور جلدی ہونے والا ہے۔ ہوائی جہازوں میں ایک خاص قسم کی نالی لگائی جائے گی۔ جس سے بیج یکساں پڑتا رہتا ہے۔ چنانچہ ایک ہوائی جہاز نے ایک گھنٹہ میں ۱۸ ایکڑ زمین میں بیج بو دیا۔ اور ہاتھ کی نسبت بیج بونے سے اس میں تہائی رقم خرچ ہوئی اس کام کو ختم کرنے کے لئے دو ایک آدمی کو ۸ دن درکار تھے۔ ہوائی طریقہ سے بیج بکھیرنے میں موسم سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے (اسٹار)

فرانس سے لبنان کی درخواست

بیروت ۱۳ فروری۔ لبنان کی قومی اقتصادیات کی وزارت نے فرانس سے اسٹریلوی گندم کی بڑی مقدار خریدنے کے لئے فرانس سے نقد کرنسی جاری کرنے کی درخواست کی ہے۔ برطانوی قونصل کے توسط سے آسٹریلیا کے ساتھ گفت و شنید کی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

— کلکتہ ۱۳ فروری ہندوستان بھر کا ٹائپ رائٹنگ کا مقابلہ ہوا۔ مسٹری ستی نولکھا نے ایک منٹ میں ۱۰۱ الفاظ فی منٹ ٹائپ کر کے سابقہ ریکارڈ توڑ دیا۔

بقیہ صفحہ ۱ ادل

نمائندہ مذکور آگے چلکر لکھتا ہے۔ کہ لڑائی کو مستقل طور پر روکنے کے لئے ضروری ہے کہ امن کونسل کے ماتحت اور زیر نگرانی استصواب رائے عامہ کا انتظام کیا جائے۔ نیز یہ بھی ضروری نہیں کہ شیخ عبداللہ کی حکومت کو عوام کی حکومت کو تسلیم کیا جائے۔ اندریں صورت مسٹر آئنگر کی پوزیشن بہت خراب ہوگئی ہے۔ انہیں اپنی حکومت کی طرف سے یہ ہدایت ہے۔ کہ وہ ان اصولوں کو تسلیم نہ کریں۔ برخلاف اس کے کونسل کے ممبران کا عام رجحان اسی طرف ہے کہ انہی اصولوں پر فیصلہ کیا جائے۔ مسٹر آئنگر کی طرف سے تحریک التواء پیش ہونے پر امن کونسل میں ممبران نے جو اظہار خیال اور را[illegible] زنی کی ہے۔ اس سے یہ بات ہوتا [illegible] کہ مسٹر آئنگر کی پوزیشن اور زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ اور عام نتیجہ یہی اخذ کیا جارہا ہے کہ ہندوستان اس جھگڑے کو امن کونسل سے واپس لینے کی فکر میں ہے۔ موجودہ صورت حال کے پیش نظر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

قلات کو پاکستان میں شامل ہو جانا چاہیئے

سبی ۱۴ فروری۔ بلوچستان مسلم لیگ کے نائب صدر مسٹر قادر بخش نے کل اسٹار کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر خان قلات کو بلوچ قوم کا مفاد واقعی دل سے عزیز ہے۔ اور وہ خانہ جنگی کو روکنا چاہتا ہے۔ تو اس کو فوراً پاکستان میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بلوچ قوم کا مفاد پاکستان سے وابستہ ہے۔ تمام مغربی پاکستان میں بلوچ پھیلے ہوئے ہیں۔ سندھ کی آبادی تقریباً ۷۵ فیصدی بلوچ ہے۔ اگر قلات پاکستان میں شامل ہو گیا۔ تو پھر بلوچیوں [illegible] بالکل متحد ہو کر ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کا بہت اچھا موقعہ مل جائیگا (اسٹار)

بمبئی میں ایک عمارت کے گرنے سے نقصان

بمبئی ۱۴ فروری۔ بمبئی میں ایک عمارت کے گرنے سے ۴ اشخاص اندر ہی تھے اور ۳۰ سے زیادہ زخمی ہوئے۔ اس عمارت میں کئی دوکانیں اور رہائشی کمرے تھے۔ ۴ اشخاص ملبہ کے نیچے سے نکالے گئے۔ ان میں سے شائد ایک ہی بچ سکے۔ (ا - پ)

اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کو ریاستوں سے نکال لینے کی مہم

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے انٹر ڈومینین کانفرنس کے خطہ کے مطابق ریاستوں سے خواہ ان کا الحاق ہندوستان سے ہو چکا ہو یا پاکستان سے اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کو حاصل کرنے کے لئے خاص پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ ایک حکومت دوسری حکومت کے کارکنوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کی وزارت ریلیف اینڈ ری ہیبلیٹیشن نے لیڈی ماؤنٹ بیٹن کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں (ا - پ)

دو لاکھ پناہ گزینوں کا پیدل قافلہ سندھ نہیں جا رہا

حکومت سندھ کی طرف سے پُرزور تردید

کراچی ۱۴ فروری۔ حکومت سندھ کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ مغربی پنجاب سے دو لاکھ پناہ گزینوں کا قافلہ سندھ آرہا ہے۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ خبر سراسر بے بنیاد ہے۔ حکومت سندھ نے صرف ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی زمینوں پر مغربی پنجاب کے زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ پناہ گزینوں کو آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ پناہ گزین طے شدہ پروگرام کے مطابق ٹرینوں کے ذریعہ سندھ آرہے ہیں۔ اور انہیں تھرپارکر۔ نوابشاہ اور حیدرآباد کے ضلعوں میں بسایا جارہا ہے۔ ان ایک لاکھ پناہ گزینوں میں سے ۵۰ ہزار پہلے ہی آچکے ہیں۔ اور ان اضلاع میں آباد ہو چکے ہیں۔ حکومت سندھ نے نہ خود مزید دو لاکھ پناہ گزینوں کو آباد کرنے کی ذمہ داری لی ہے۔ اور نہ اس سے اس ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے درخواست کی گئی ہے۔ یہ امر بہت قابل افسوس ہے۔ کہ مغربی پنجاب کا کوئی غیر ذمہ دار افسر ایسی غلط رپورٹیں پریس کو بھیج رہا ہے۔ حکومت سندھ مغربی پنجاب کی حکومت کے ساتھ اس بارے میں خط و کتابت کر رہی ہے۔ ا - پ

مغربی بنگال میں مسلم نیشنل گارڈز کو غیر قانونی قرار دیدیا گیا

کلکتہ ۱۴ فروری۔ حکومت مغربی بنگال نے ایک غیر معمولی حکم کے ذریعہ مسلم نیشنل گارڈز اور خاکساروں کو غیر قانونی جماعت قرار دے دیا ہے۔ کلکتہ پولیس نے تیس مقامات کی تلاشی لی۔ اور پانچ گرفتاریاں کیں۔ ہوڑہ میں کئی گھروں کی تلاشیاں ہوئیں۔ اور تقریباً ایک درجن افراد کو زیر حراست کیا۔ حکومت کے آرڈر کے بعد آئی۔ اے مہاجر پراونشل سالار مسلم نیشنل گارڈز نے ایک بیان کے ذریعہ تمام ماتحت جماعتوں کو توڑ دینے کی ہدایت جاری کردی ہے۔

ریاستہائے متحدہ کاٹھیاواڑ کی نئی وفاقی حکومت

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ کاٹھیاواڑ کی تاریخ میں کل کا دن یادگار دن ہوگا۔ کیونکہ کل انڈین یونین کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل جام نگر میں ریاستہائے متحدہ کاٹھیاواڑ کی ایک مشترکہ حکومت کا افتتاح کرینگے اس طرح قریباً ۴۴ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ایک بڑی ریاست میں مدغم ہو کر ایک ہی حکومت کے زیر انتظام آجائیں گی۔ ان میں سے ۱۳ ریاستیں سلامی والی ریاستیں ہیں۔ ۱۰۷ محدود اختیارات والی ہیں۔ اور باقی بلا اختیارات محض برائے نام ریاستیں کہلاتی ہیں۔

سردار پٹیل کل ۱۱ بجے بذریعہ ہوائی جہاز جام نگر پہنچ جائیں گے۔ پہلے الیکٹورل کالج جو کاٹھیاواڑ کے ریجنل کمشنر مسٹر بوچ کی صدارت میں قائم کیا گیا ہے۔ اس نئی وفاقی حکومت کے وزیر اعظم کا انتخاب کرے گا۔ جس کے بعد سردار پٹیل اور دیگر زعماء جام صاحب کے محل سے شہر کے ایک مندر تک جلوس کی شکل میں جائینگے۔ اور نئی حکومت کے قیام پر خدا کا شکر بجا لائینگے۔ مندر سے جلوس دربار ہال میں پہنچے گا۔ جہاں سردار پٹیل کی موجودگی میں جام صاحب آف نوانگر بحیثیت گورنر اور مہاراجہ آف بھاونگر بحیثیت ڈپٹی گورنر کے حلف وفاداری اٹھائینگے۔ دوسرے وزراء کا انتخاب بعد میں کیا [illegible]

انڈین یونین کا نیا دستور تیار ہو چکا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ سٹیٹسمین کے خاص نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ انڈین یونین کا ڈرافٹ کانسٹی ٹیوشن اب تیار ہو چکا ہے۔ اور ۱۵ فروری کو دستور ساز اسمبلی کے صدر کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اس سے دوسرے دن پبلک کو مل سکے گا۔ دستور ساز اسمبلی جو پارلیمنٹ کے اجلاس کے بعد بیٹھے گی۔ غالباً دو ماہ سے زیادہ عرصہ ڈرافٹ کانسٹی ٹیوشن کو منظور کرنے میں نہیں لے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء کو آزادی کی تاریخ سے ٹھیک ایک سال بعد انڈین یونین نئے دستور کے مطابق حکومت قائم کرے گی۔ موجودہ حکومت کو مرکزی انتخابات کے لئے نئی لسٹیں تیار کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔ صوبائی حکومتوں کو صوبوں کے لئے یہی اختیارات دیئے جائینگے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو نئے صدر کے تقرر تک گورنر جنرل بنے رہنے کے لئے درخواست کی جائے گی۔ صدر یا تو دستور ساز اسمبلی کا صدر ہوگا۔ اور یا جس کو دستور ساز اسمبلی انتخاب کرے گی۔ اس کا خیال ہے کہ جو علاقے براہ راست مرکز کے زیر اقتدار ہیں وہ ملحقہ صوبوں میں مدغم ہو جائیں گے۔ ان علاقوں کے لئے علیحدہ دستور نہیں بنایا گیا۔ لیکن صدر یونین کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ حالات کے مطابق وہاں انتظام کرے۔ چاہے وہ خود کمشنروں یا نائب گورنروں کے ذریعہ انتظام کرے۔ یا وہاں ایسی حکومتیں قائم کرے۔ جو مقامی لیجسلیچروں کے ماتحت [illegible] لیکن ایسے اشارے موجود ہیں کہ کافی مدت تک موجودہ نظام میں رد و بدل نہیں کیا جائے گا۔

— قاہرہ ۱۴ فروری۔ لبنان کی حکومت نے عرب لیگ کو مطلع کیا ہے۔ کہ لبنان اور ترکی کے مابین پروانہ راہ داری کے قوانین کے متعلق ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور اب ترکی اور لبنان کے باشندے آزادانہ طور پر ایک دوسرے ملکوں میں آزادی کے ساتھ نقل و حرکت کر سکیں گے۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ اوّل

تا بلوچستان کا نظم و نسق زیادہ براہ راست طریقے پر گورنر جنرل کی زیر نگرانی آجائے۔ نیز یہ کہ باشندگان بلوچستان کی آواز کو حکومت میں کافی دخل حاصل ہو جائے۔ اور وہ ملک کی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل بن جائیں۔ یہ مشاورتی کونسل اگرچہ نامزد کی جائیگی۔ لیکن برائے نام ہوگی۔ بلکہ اسے اختیار ہوگا کہ گورنر جنرل کو کسی ایسے معاملے کے متعلق جس کا تعلق اس کی رائے میں صوبے کی بھلائی سے ہو مشورہ دے۔ اسی طرح گورنر جنرل ہر اس معاملے کو جو ان کے روبرو چیف کمشنر کے توسط سے پیش کیا جائے گا۔ کونسل کی رائے اور مشورہ کے لئے اس کے پاس بھیجیں گے۔ اس کے علاوہ صوبے کی آئندہ سیاسی اقتصادی معاشرتی اور تعلیمی ترقی کے لئے منصوبے مشاورتی کونسل کے توسط سے تیار کئے جائیں گے۔ اور کونسل انہیں گورنر جنرل کی خدمت میں پیش کریگی۔ گورنر جنرل اس امر کی نگرانی کریں گے۔ کہ کونسل کی رائے اور مشورے سے ان منصوبوں پر عمل ہوتا رہے۔ اس لحاظ سے یہ صوبہ گورنر جنرل کا صوبہ ہوگا۔ اور باقی صوبوں سے بہتر حالت میں رہے گا۔

قائد اعظم نے تقریر کے دوران میں اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ نئی اصلاحات پر مشتمل ایک سرکاری حکمنامہ بھی جاری کیا جائے گا۔ جس میں مشاورتی کونسل کے فرائض اختیارات اور اس کی تشکیل کے متعلق تفصیلی احکام درج ہونگے۔ اس کونسل میں برطانوی بلوچستان اور ان علاقوں کے نمائندے بھی شامل ہونگے۔ جو پٹہ داری سسٹم کے تحت آتے ہیں۔ نیز قبائلی علاقوں کو بھی اس میں نمائندگی دی جائے گی۔ شاہی جرگہ اور کوئٹہ میونسپل کمیٹی کی آراء اور مشوروں کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ یہ اقدام اس لئے کیا جارہا ہے۔ تا عوام اور حکومت کو ایک دوسرے کے قریب لایا جائے۔ اور مختلف علاقوں کو ایک ایسی حکومتی مشینری میں لا کر جمع کر دیا جائے جو کمال حسن کارکردگی سے اپنا کام انجام دے۔ اور عوام کی ذمہ وار حکومت کہلائے۔ (ا - پ)

کیبنٹ میں شمولیت سے انکار

کلکتہ ۱۴ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر بی۔ سی۔ رائے وزیر اعظم مغربی بنگال نے ایک خفیہ ملاقات میں جسٹس سر بیوال (مغربی بنگال) کو کیبنٹ میں شامل ہونے کو کہا مگر مسٹر بسو نے معذرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وزارت کی زندگی بہت مختصر ہے۔

آبپاشی میں برف سے مدد

ماسکو ۱۳ فروری۔ روس کا دعوٰی ہے کہ اس نے چاول۔ تمباکو اور گندم کے تمام عالمگیر ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ برف کے ذخیروں سے آبپاشی کا نیا طریقہ ہے (اسٹار)

— نئی دہلی نشنل ہیرلڈ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ حکومت ہند راجپوتانہ۔ اور مشرقی پنجاب کی کچھ ریاستوں کے خلاف [illegible]